بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۸۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۸ شوال ۱۳۹۸ھ ۱۲ تبوک ۱۳۵۷ہش ۱۲ ستمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۰۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت اور مصروفیات کے متعلق تازہ اطلاع

طبیعت اچھی ہے الحمد للہ حضور ایدہ اللہ کی پارک شائر میں تشریف آوری

ربوہ ۱۱ ستمبر۔ لندن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۶ ستمبر کو چند یوم کے لئے پارک شائر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اس سلسلہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے جو کیبل گرام موصول ہوئے ہیں ان کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

(۱) "لندن ۷ ستمبر۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور ۶ ستمبر کو چند یوم کے لئے پارک شائر تشریف لے گئے ہیں"

(۲) "لندن ۹ ستمبر۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور نے ۸ ستمبر کو پارک شائر میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔"

(مرزا انس احمد)

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو، اپنی خاص تائید و نصرت فرمائے اور حضور بخیریت کامیابی اور خیروبرکت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۰ — ۳ اگست تا ۷ اگست ۱۹۷۸ء (قسط اوّل)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا گوٹن برگ سے کوپن ہیگن جاتے ہوئے مالمو میں مختصر قیام

جماعت احمدیہ مالمو کی طرف سے پرتپاک استقبال، نمائندہ پریس کے ساتھ گفتگو کے دوران فضیلت اسلام کا تفصیلی ذکر

کوپن ہیگن میں ورود مسعود اور مسجد نصرت جہاں میں احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

مسجد نصرت جہاں میں حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم۔ اے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سیکنڈے نیویا کے دو ملکوں کا دورہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیاب رہا، الحمد للہ۔ گوٹن برگ (سویڈن) سے حضور ڈنمارک تشریف لے گئے اور کوپن ہیگن پہنچ کر مشن ہاؤس میں قیام فرمایا۔ ڈنمارک کے دورہ کی مختصر روداد احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہے

گوٹن برگ سے روانگی

حضور ایدہ اللہ اپنے رفقائے سفر کے ساتھ ۴ اگست صبح دس بجے گوٹن برگ مشن ہاؤس سے کوپن ہیگن روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر احباب کو جو خاصی تعداد میں حضور کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے شرف مصافحہ بخشا۔ یہاں سے حضور کی مشایعت میں مکرم امام کمال یوسف صاحب، رشید احمد صاحب چوہدری اوسلو، محمود کمال صاحب [illegible] اور عزیزم لائسنش احمد صاحب (STAFFAN LIECUS AHMAD) کو بھی شریک سفر ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ عزیز لائسنش احمد نوعمر پولش لڑکا پولینڈ کے امام ترک کے دوست کا بیٹا ہے اس نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔

مالمو میں قیام

سویڈن کے جنوب میں مالمو (MALMO) ساحل سمندر پر ایک بہت بڑا شہر ہے۔ گوٹن برگ سے مالمو کا فاصلہ پونے تین سو کلومیٹر ہے جو چار گھنٹوں میں طے ہوا۔ حضور دو بجے بعد دوپہر مالمو پہنچے جہاں ۵۰ سے زائد احمدی مرد، عورتیں اور بچے اپنے پیارے آقا حضرت اقدس کے استقبال کے لئے ریڈ کراس ہاؤس کے سامنے حضور کی تشریف آوری کی خوشی میں چشم براہ تھے۔ یہاں برادرم مکرم سمیع اللہ صاحب زاہد مبلغ گوٹن برگ اور جماعت احمدیہ مالمو کے صدر چوہدری نورالٰہی صاحب کی قیادت میں احباب جماعت نے حضور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر پاکستانی احمدیوں کے علاوہ یوگوسلاوین احمدی دوست عمر عثمان صاحب اور ان کے بچے، ایک عیسائی جرنلسٹ مسٹر بوٹل فالک جنہوں نے حال ہی میں قبر مسیح پر ایک مضمون بھی لکھا ہے اور اب دوبارہ تحقیق کی غرض سے کشمیر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مالمو امیگریشن کے چیف مسٹر تیلیس ایرک جانسن اور ان کی اسسٹنٹ۔ سویڈش ریڈ کراس کے چیف مسٹر گیشٹ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ برادرم مکرم حمید الدین مہمان اور ان کی پولش بیگم (جو ابھی تک احمدی تو نہیں ہوئیں لیکن امیگریشن کے سلسلہ میں پیش آنے والی مشکلات میں احمدی دوستوں کی بہت مدد کرتی ہیں) اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب ربوہ جو ان دنوں اپنے چھوٹے بیٹے عزیزم عبدالکریم لون کے پاس مقیم ہیں حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور احباب کے جلو میں ریڈ کراس ہاؤس کے ہال میں تشریف لے گئے اور دوپہر کا کھانا احباب جماعت اور معزز مہمانوں کے ساتھ تناول فرمایا۔ مستورات کے لئے ایک الگ کمرے میں باپردہ انتظام تھا جہاں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان سے ملاقات کی۔ (دیکھئے مسلسل ص۲ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ ستمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ سر درد کی تکلیف ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

میرے بھائی فلائیٹ لیفٹیننٹ طارق پرویز احمد کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۳۱ اگست ۱۹۷۸ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے، بی ٹی کا پوتا اور مکرم میجر عبدالحمید صاحب سابق مبلغ امریکہ و جاپان کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام عمر عرفان احمد رکھا گیا ہے۔

احباب سلسلہ نومولود کے نیک، بااقبال ہونے اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(نسیم احمد چوہدری)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانیت کی بے لوث خدمت

کھانے کی میز پر حضور ایدہ اللہ نے مسٹر فالک سے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیری لٹریچر میں اُن کی ہجرت کشمیر اور احمدیت کے ذریعہ اسلام کی عالمگیر تبلیغی مساعی اور اس کے نتائج کے بارہ میں بڑی لمبی گفتگو کی۔ بعد میں جب انہیں اس موضوع پر لندن کانفرنس کے موقعہ پر شائع ہونے والی بعض کتابیں پیش کی گئیں تو انہوں نے اُن کو بخوشی قبول کیا اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکرم امام کمال یوسف صاحب سے رابطہ قائم رکھنے کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ اسی اثناء میں سویڈن کے ایک اخبار کی پریس رپورٹر اپنے فوٹو گرافر کے ساتھ پریس انٹرویو کے لئے آگئی اور حضور سے سکینڈے نیویا کے دَورے کے بارہ میں کئی سوال کئے۔ اس کا ایک سوال یہ تھا کہ آپ کا مالمو میں قیام کا مقصد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا مَیں یہاں اپنے دوستوں سے ملنے اور اُن کو یہ بتانے آیا ہوں کہ وہ انسانیت کی بے لوث خدمت اور مہمانی میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ چنانچہ وہ حتی الوسع اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ شراب نہیں پیتے، دوسروں کو دُکھ نہیں دیتے۔ ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آتے ہیں اور جہاں تک ہو سکتا ہے دوسروں کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مَیں نے یہاں ان کے ساتھ کھانا کھایا ہے اور ان سے محبت اور پیار کی فضا میں باتیں کی ہیں۔ اب مَیں یہاں سے کوپن ہیگن روانہ ہونے والا ہوں۔ وہاں بھی ہمارا مشن اور مسجد ہے۔

اسلام اور تسخیر قلوب

آپ نے فرمایا اس سوال کے جواب کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ مَیں اہلِ سویڈن کو یہ بتانے آیا ہوں کہ تمہارے مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام پیش کرتا ہے اور اب تمہاری نجات کا یہی ایک ذریعہ ہے جسے جتنا جلدی اختیار کرو گے اتنا ہی تمہارے لئے بہتری کا موجب ہوگا۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے لیکن ہماری دعوتِ تبلیغ کا مقصد براہِ راست تمہارے دلوں کو مسخر کرنا ہے کیونکہ مذہبی لحاظ سے وہی تبدیلی پائیدار ہوتی ہے جو دلوں کو جیتنے سے روبعمل آتی ہے۔ آپ نے فرمایا اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ یہ جبر و اکراہ کو روا نہیں رکھتا اور نہ ہی ملک و قوم اور رنگ و نسل میں امتیاز قائم کرتا ہے بلکہ باہمی محبت اور پیار کی تعلیم دیتا ہے اور عالمگیر اخوّت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم مغربی افریقہ میں ۵ لاکھ سے زیادہ عیسائیوں کو حلقہ بگوش اسلام کر چکے ہیں۔

مالی اور زبانی عبادتیں

ایک سوال یہ بھی تھا کہ جب آپ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے تو پھر آپ اس کا نظام کس طرح چلاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ مالی قربانی دیتی ہے جس کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں اور لوگ اس نیت سے مالی قربانی کرتے ہیں کہ اس کے بدلے میں انہیں اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوشنودی حاصل ہوگی۔ اس پر پولیس رپورٹر کہنے لگی تو گویا اللہ تعالیٰ کی محبت پیسے سے خریدی جا سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا اس کے لئے صرف مالی قربانی کافی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی اطاعت و عبادت اور اس کے حضور دعائیں کرنی بھی ضروری ہیں۔ پھر اس نے پوچھا اسلامی عبادت کا طریق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک تو نماز باجماعت ہے۔ جیسے ہم مقررہ اوقات میں دن میں پانچ دفعہ پڑھتے ہیں لیکن دن اور رات کے دیگر اوقات میں بھی اپنے طور پر خدا تعالیٰ کے حضور دعا و مناجات کرتے رہنے کی بھی تلقین کی گئی ہے اسلام نے اسے تسبیح و تحمید اور انابت الی اللہ سے تعبیر کیا ہے۔

انسانی حقوق کی حفاظت

اس گفتگو کے دَوران انسانی حقوق کی بات چل نکلی۔ حضرت صاحب نے فرمایا لوگوں کو یہ پتہ ہی نہیں کہ ان کے حقوق کیا ہیں مزدور یہ سمجھتے ہیں اور اس کے لئے ہڑتالیں کرتے ہیں کہ اگر تنخواہوں میں مثلاً دس فیصد اضافہ ہو جائے تو ان کے حقوق کی حفاظت ہو جائے گی۔ یہ حق تو ہے اور اس کو ملنا چاہیئے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اس کا فائدہ ہر ایک کو حصہ رسدی نہیں ملتا۔ مثلاً ایک شخص کا کنبہ آٹھ افراد پر مشتمل ہے اور دوسرے کی ابھی شادی ہی نہیں ہوئی ان دونوں کی تنخواہوں میں ایک جیسا اضافہ غیر شادی شدہ کے لئے تو ٹھیک ہے لیکن شادی شدہ اور عیال دار کے لئے اب بھی ناکافی ہے۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ ہر ایک کی ضرورت کے مطابق اس کا خیال رکھا جائے۔ اسلام کہتا ہے مرد ہو یا عورت اس کی خداداد صلاحیتوں کی پوری پوری نشوونما ہونی چاہیئے۔ ہر وہ مادی چیز جو انسان کی صلاحیتوں کی نشوونما کے لئے ضروری ہے وہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں پیدا کر رکھی ہے اگر کسی کو وہ چیز نہیں ملتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اَور ہے جس نے اس کا حق غصب کر رکھا ہے۔ پولیس رپورٹر بولی اس غصب سے انسان کو کون بچا سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا صرف اسلام بچا سکتا ہے۔

جنوبی سویڈن کا مشہور اخبار اور پریس انٹرویو

اسی پریس رپورٹر کے حوالے سے اگلے روز سویڈن کے ایک بہت مشہور اخبار سکونسکا ڈاگ بلادت (Skanska Dagbladet) میں حضور کی تصویر کے ساتھ خبر شائع ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کی اکثر مساعی کا محور تبلیغ اسلام بتاتے ہوئے لکھا کہ اس جماعت کے ذریعہ افریقہ میں اب تک پانچ لاکھ عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں۔

اخبار نے لکھا۔ اس سوال کے جواب میں کہ جماعت احمدیہ تبلیغ کیسے کرتی ہے؟ امام جماعت احمدیہ نے بتایا ہم صرف سڑکوں پر جا کر تبلیغ نہیں کرتے ہم براہ راست لوگوں کے دلوں تک پہنچتے ہیں۔ اخبار نے مزید لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اسلامی عقائد، خدا اور انسانی حقوق کے متعلق بھی وضاحت کی اور بتایا کہ انسانی طاقتوں کی تسلی بخش طور پر نشوونما کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے حقوق کو پہچانے اور اس کے لئے اسلام ہی ایک واحد ذریعہ ہے۔ کوئی شخص بھی حقیقی رنگ میں انسانی حقوق کے لئے جدوجہد نہیں کر سکتا جب تک اُسے حقوق کا کما حقہٗ علم نہ ہو۔ اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام انسانی حقوق کی وضاحت نہیں کر سکتے۔

کوپن ہیگن میں ورود مسعود

پریس انٹرویو کے بعد دوستوں کی درخواست پر حضور ایک قریبی پارک میں تشریف لے گئے اور اُن کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔ مالمو میں دو گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک قیام فرمانے کے بعد حضور Lim hamn (لم ہام) تشریف لے گئے جہاں سے پونے پانچ بجے Ferry میں سوار ہوئے۔ ساڑھے چھ بجے ڈنمارک کے ساحل Dragøre پہنچے جہاں مکرم میر مسعود احمد صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کئی دوسرے احباب کے ساتھ حضور کے خیر مقدم کے لئے حاضر تھے۔ حضور احبابِ جماعت کی معیت میں سات بجے شام بخیریت مشن ہاؤس پہنچے۔ مسجد کے سامنے احباب نے خاصی تعداد میں جمع ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بیگم میر مسعود احمد صاحب نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔ حضور کا استقبال کرنے والوں میں مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن مترجم ڈینش قرآن کریم، مکرم سوینڈ ہینسن صاحب، مکرم کمال احمد صاحب کروگ ڈینش قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم سید مبشر احمد صاحب سابق قائد مجلس بھی شامل تھے۔ حضور نے میڈسن صاحب کی والدہ کی وفات پر جو مذہبًا عیسائی تھیں اور ان کا پچھلے مہینے انتقال ہوگیا تھا اظہار افسوس فرمایا۔ ازاں بعد مکرم میر صاحب اور ڈینش احباب کی معیت میں مسجد کے بیرونی حصے کو ملاحظہ فرمایا اور پھر ساڑھے آٹھ بجے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس وقت تک احباب جماعت کی اکثریت حضور کی زیارت و ملاقات کے لئے مسجد میں جمع ہو چکی تھی۔ انہوں نے حضور کی ملاقات کے علاوہ حضور کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

نماز جمعہ

۱۴ راگست کو حضور نے صبح سے دو بجے تک دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور پھر ساڑھے تین بجے مسجد نصرت جہاں میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو نصف گھنٹے تک جاری رہا۔

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ خصوصًا احمدیت کی نوجوان نسل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح مقام کو پہچاننے اور اس کے لئے آپ کی کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرتے رہنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں آپ نے فرمایا ہے کہ مَیں آخری مسیح ہوں، امام آخر الزمان ہوں، مجدد الف آخر ہوں یعنی آخری ہزار سال کی تجدید کا کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ حضور نے بڑی وضاحت سے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام اُمّتِ محمدیہ میں اس لحاظ سے ممتاز اور منفرد ہے کہ صرف آپ کی بشارت دی گئی تھی اور آپ کو نبی اللہ کے نام سے پکارا گیا تھا اور آپ کو حکم اور عدل ٹھہرایا گیا تھا۔ آپ کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کیا جائے۔ اب اگرچہ آپ سے تعلق رکھنے والے آپ کی وساطت سے اور آپ کے ظلّ کے طور پر تجدید دین کا کام کرنے والے کئی ہو سکتے ہیں لیکن اب نہ کوئی نیا امام آئے گا اور نہ اس سلسلہ میں نیا مجدد آئے گا۔ ہم سب کا یہ فرض ہے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا مقام بیان فرمایا ہے ہم اس سے سرمو انحراف نہ کریں۔ ہمارے زمانے کا امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بنا دیا گیا ہے۔ اب جو شخص کسی اَور امام کی تلاش میں ہے وہ غلطی خوردہ ہے۔ اس نے دراصل مسیح موعود کے مقام کو سمجھا نہیں اور آپ کے مرتبہ کو پہچانا نہیں۔ (باقی صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلگت و بلتستان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد

مکرم مولوی محمد اسداللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ مقیم گلگت

کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا ذکر بہت سے غیر مسلم سیاحوں عیسائیوں ہندوؤں نے بھی کیا ہے جس سے قرآن مجید کے اس بیان کی تائید ہوتی ہے کہ صلیبی موت سے نجات کے بعد حضرت عیسیٰ و مریم علیہما السلام کو ایک چشمہ والی سرزمین (کشمیر) میں پناہ دی گئی تھی۔

اس وقت ہم ایک ہندو سیاح کا ذکر کریں گے جنہوں نے ریاست جموں و کشمیر کے اطراف و اکناف کی سیاحت کی اور پھر اپنی سیاحت پر مشتمل مضمون انگریزی میگزین "السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا" ۲۔ اپریل ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں شائع کرایا وہ اس اخبار کا نامہ نگار بھی تھا اس سیاح اور نامہ نگار کا نام جے۔ این۔ سادھو ہے۔ اصل مضمون کے ساتھ محلہ خانیار میں واقع قبر مسیح کی فوٹو بھی دی گئی ہے اس مضمون میں جہاں کشمیر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے جانے کا ذکر ہے وہاں یہ ذکر بھی ہے کہ وہ گلگت و بلتستان میں بھی آئے تھے جے این سادھو مسیحؑ کی "صلیبی موت سے نجات" کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"یہ بات ریکارڈ میں ہے کہ برفاقت اپنے شاگردوں کے یروشلم سے کوچ کر کے آپ پہاڑی کو عبور کر کے وہاں سے ساڑھے چار صد میل کے فاصلہ پر نصیبین یا نصیبس میں داخل ہوئے۔ نصیبس سے ایک پہاڑی راستہ اختیار کر کے فارس اور افغانستان میں سے سفر کر کے آپ کشمیر کے علاقہ میں گلگت پہنچے۔ تبت نیپال اور لداخ میں گمشدہ قبائل کی تلاش میں آپ نے بہت وسیع اور لمبے سفر کیے۔ ریکارڈ میں یہ امر بھی موجود ہے کہ آپ افغانستان کی طرف سے پنجاب میں داخل ہوئے اور بنارس کی سیر کرتے ہوئے آپ شمالی پہاڑی علاقہ کی طرف لوٹ آئے اور دوبارہ گلگت پہنچے اور بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ وقت وہاں گزار کر آپ لداخ کی طرف کوچ کر گئے یہ بات بھی ریکارڈ میں موجود ہے کہ (حضرت) مسیحؑ بلند و بالا پہاڑی دروں برفیلے راستوں اور برفانی پہاڑوں میں سے سفر کر کے لداخ سے کشمیر میں بمقام پہلگام پہنچے۔ پہل گام یعنی چرواہوں کے گاؤں میں ایک عرصہ دراز تک آپ کا قیام رہا جس میں آپ اپنے ریوڑ کی نگہداشت کرتے رہے۔ یہی مقام ہے جہاں آپ کو اسرائیل کے گمشدہ قبائل کے نشانات ملے۔ یہ ریکارڈ میں ہے کہ یہ گاؤں پہلگام نام سے (حضرت) مسیحؑ کے وہاں قیام پذیر ہونے کے بعد موسوم ہوا تھا۔ بعد ازاں سرینگر جاتے ہوئے (حضرت) عیسیٰؑ نے "عیس مقام" یا "عش مقام" پر آرام کیا اور وعظ بھی فرمایا اور اس گاؤں (یعنی عیسیٰ کے آرام کرنے کا مقام) کا نام بھی آپ کے نام پر رکھا گیا آپ اپنے شاگردوں اور پیروؤں کے ہمراہ سرینگر تشریف لائے اور عیش بر (یا عش بر) کے مقام پر جو مشہور شالیمار باغ کے قریب واقع ہے آپ نے قیام کیا۔ راج ترنگنی کی رو سے اس مقام کا نام بھی اس کے بعد رکھا گیا جب (حضرت) عیسیٰ وہاں ایک چشمہ کے قریب ٹھہرے اور یہ چشمہ اب بھی موجود ہے اور مقامی آبادی کے ایک حصہ کے نزدیک یہ چشمہ متبرک خیال کیا جاتا ہے یہ بات بھی ریکارڈ میں ہے کہ (حضرت) مسیحؑ قیام سرینگر کے دوران یوز آصف جس کے معنے ہیں "یسوع اکٹھے کرنے والا" کے نام سے معروف تھے۔ ...."

(السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا" ۲ اپریل ۱۹۷۲ء بمبئی۔ بھارت)

گلگت و بلتستان اور ان کے آس پاس کے علاقوں کو جو دریائے نیلم (مظفر آباد) سے لے کر کوہ ہندوکش تک پھیلے ہوئے ہیں۔ قدیم تاریخوں میں "دردستان" کے مجموعی نام سے موسوم کیا گیا ہے اور دردا ایک قدیم یہودی قبیلہ تھا جو قبل مسیح کے انقلاب و انتشار کے زمانہ میں اس طرف آکر آباد ہوا تھا۔ انہی کے نام پر "دردستان" آباد ہوا۔ دردا کا ذکر بائیبل میں ۱۔ تواریخ باب ۲ آیت ۶ میں آتا ہے یہ ایک دانا آدمی تھا جسے دردع لکھا ہوا ہے جو حمول کا بیٹا تھا۔ حمول فارص کا بیٹا اور فارص عیر کا بیٹا اور عیر یہودا کا بیٹا اور یہودا حضرت یعقوب علیہ السلام کا بیٹا تھا۔

"دردستان" کے نام سے بعض مغربی محققین اور سیاحوں نے انگریزی میں کتابیں لکھی ہیں اس کے علاوہ جب ہم "دردستان" کے قدیم جغرافیائی مقامات دیکھتے ہیں تو ان سے بھی اس امر کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ یہ لوگ بنی اسرائیل ہی ہیں۔ مثلاً خود گلگت کا نام، چاروں اناجیل کے آخری ابواب میں گلگتھا۔ گلگوت۔ کے نام سے اب بھی موجود ہے گلگت کے متصل ایک حصہ کا نام کشروٹ ہے۔ اور اس نام سے کشمیر میں بھی مقامات ہیں۔ اور عبرانی بائیبل میں زبور ۶۸ آیت ۱۸ میں "کوشروت" کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے "تو قیدیوں کو ساتھ لے گیا" مگر بعض دیگر بائیبلوں میں "اسیریم بکوشروت" کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ وہ اسیروں کو آزاد کر کے "کوشروت" میں لے گیا۔ جس کے معنے ہیں "عمدہ سرزمین" پانی سے سیراب سرزمین" یعنی حضرت داؤد علیہ السلام بطور پیشگوئی فرماتے ہیں کہ وہ (مسیح) قیدیوں کو چھڑا کر ایک عمدہ سرزمین یا پانی سے سیراب سرزمین میں لے جائے گا" یعنی کشمیر میں چنانچہ اوپر کے حوالہ میں گزر گیا کہ حضرت مسیحؑ اپنے شاگردوں اور پیروؤں سمیت سرینگر گئے۔" گویا جن لوگوں نے حضرت مسیحؑ کی پیروی کی وہ قید سے آزاد ہو گئے اور خالص خدا کے بندے بن گئے۔

گلگت کے علاقہ میں ایک پہاڑ کا نام کوہ مسگر لکھا ہے اور بائیبل زبور ۴۲ میں کوہ مصغار کا نام آتا ہے مصغار سے مسگر ہو جانا کچھ بھی تعجب کی بات نہیں زبور میں ہے کہ میں کوہ مصغار اور آبشاروں کی سرزمین سے خدا کی حمد کروں گا۔ زبور ۴۲ اور دردستان کے اس علاقہ کو آبشاروں کی سرزمین کہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں بہت آبشاریں ہیں۔ اسی طرح اسکال (اسکول) بلتستان میں ہے اور اسکال کی وادی کا ذکر بائیبل میں گنتی باب ۱۳ آیت ۲۳ میں ہے۔ گلگت کے علاقہ میں سماری بھی ہے اور سماری ساری بائیبل میں بھی ہے تارا آزاد کشمیر میں ہے اور بائیبل میں بھی تارا یشوع باب ۱۸ میں ہے۔ گلگت کے ایک راجہ کا نام سو ملک تاریخوں میں ملتا ہے سو یا سوع قدیم بت کا نام تھا اسی کے نام پر یہ نام رکھا معلوم ہوتا ہے لبنا منقہ بائیبل میں ہے۔ اور لبنا اس علاقہ دردستان کا ایک مشہور مقام ہے۔ علیاہ بائیبل میں ہے اور ریاست ہنزہ میں بھی علیاباد ہے۔ جیسے بعض لوگ اپنے مذہبی اغراض سے علی آباد بنا دیتے ہیں۔ قرقع بائیبل میں ہے اور کرگاہ نام گلگت سے چند میل کے فاصلہ پر ہے معلوم ہوتا ہے کہ قرقع سے بگڑ کر کرگاہ ہوا ہے۔ گلمد (بائیبل ص۸۰۹) پر ہے اور گلمت گلگت کے علاقہ میں ایک بستی کا نام ہے بعلت بعل بائنے۔ بابل و نینوا میں ایک بت کا نام تھا اس کے نام پر بعلت شہر ہوا۔ اس کے پجاری بلتی کہلائے اور اسی قوم نے بابل سے ترک وطن کر کے موجودہ بلتستان آباد کیا۔ شیق بائیبل ص ۲۶۵ پر ہے اور اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلگت کے علاوہ میں کشین نام سے مشہور
قبیلہ ہے جس کی زبان شینا کہلاتی ہے
اور آزاد کشمیر، پاکستان ریڈیو سے شینا
زبان کے پروگرام بھی نشر ہوتے ہیں۔ اخوخ
بائبل میں بن یمین بن یعقوب پیغمبر کی
اولاد میں سے ایک کا نام آیا ہے اور
کھوہ قوم چترال میں مشہور ہے۔ معلوم
ہوتا ہے کہ اخوخ سے کھوہ بوجہ کثرت
استعمال ہو گیا ہے۔ اخوخ کے لئے
دیکھئے ا۔ تواریخ باب ۸ پیرا ۲)
غرضیکہ کہاں تک طول دیا جائے
اگر ایسے ناموں کی پوری فہرست دی جائے
تو مضمون طویل ہو جائے گا۔ الغرض اتحاد
سے جو تعلیم ہوتی ہے
مشتے از خروارے
دئے گئے ہیں سے یقین ہو جاتا ہے
کہ ان علاقوں میں زمانہ قبل مسیح ضرور
بنی اسرائیل آئے اور یہاں بس گئے
اور انہوں نے یہاں کے تمدن اور
معاشرت اور سیاست و مذہب پر
اثر ڈالا۔ پہلے وہ موسیٰ کی تورات پر
عمل پیرا ہوئے بعد میں بدھ یا ہندو مذہب
میں داخل ہوئے۔ اسی لئے ان کی اصلاح
کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان
علاقوں میں بھی آئے اور تبلیغ کرتے رہے
بالآخر انہوں نے کشمیر میں وفات پائی۔

وقفِ زندگی اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم صفدر نذیر صاحب جاوید۔ گولیکی ضلع گجرات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا
ہے کہ

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ
أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ.

ترجمہ: تم (سب سے) بہتر
جماعت ہو جسے لوگوں
کے (فائدہ کے) لئے پیدا
کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت
کرتے ہو اور بدی سے
روکتے ہو اور اللہ پر ایمان
لاتے ہو۔

جامعہ احمدیہ کی بنیاد ۱۹۰۶ء میں حضرت
مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی۔ شروع
میں پرائمری پاس اس میں داخلہ لیتے تھے
اس کے بعد مڈل اور آج کل میٹرک پاس
اور اس سے اوپر علم والے جامعہ میں
داخلہ لیتے ہیں۔

یہ ادارہ ایک ممتاز عالم دین
(حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ)
کی وفات پر قائم کیا گیا اور اس کا سب
سے بڑا مقصد یہ تھا کہ اس ادارے کے
تحت بڑے بڑے عالم دین پیدا کئے
جائیں جو اپنی زندگیاں وقف کریں۔
اور تمام عمر خدمت دین میں مصروف
رہیں۔

جو لوگ اپنی زندگی کو اس دنیاوی
زندگی میں خدا کے لئے وقف کر دیتے
ہیں خدا تعالیٰ کبھی بھی ان کو نظر انداز
نہیں کرتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے فرمایا ہے

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

جب کوئی نوجوان طالب علم اپنی زندگی
خدا کی راہ میں وقف کرتا ہے تو اس
پر انتہا درجہ کی ذمہ داریاں عائد ہوتی
ہیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے
اپنی زندگی کو ایک سانچے میں ڈھالنا
ہوتا ہے۔ زندگی وقف کرنا صرف
جامعہ کی تعلیم کو پورا کرنے کا ہی نام نہیں
بلکہ اپنے تن من دھن وقت اور عزت
کو تمام زندگی کے لئے خدا کی راہ میں
وقف کرنے کا نام ہے۔

یہ وقف جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے
بغیر بھی کیا جا سکتا ہے مثلاً ایک ڈاکٹر اپنے
آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کر سکتا
ہے۔ جب کوئی زندگی وقف کر لیتا
ہے تو اسے جان لینا چاہیئے کہ اب
وہ معمولی آدمی نہیں بلکہ اسے اب
دوسرے لوگوں سے علیحدہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ
کو اپنانا ہے اور باعمل عالم بننا ہے
اور

لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا
تَفْعَلُونَ

کو مدنظر رکھنا ہے کیونکہ آج کل کے
لوگ

اُنْظُرْ إِلٰى مَا قَالَ
وَلَا تَنْظُرْ إِلٰى مَنْ
قَالَ

کو مدنظر نہیں رکھتے بلکہ کہنے والے
کو دیکھتے ہیں کہ وہ کیا ہے۔

دوسری بات جو اہم ہے وہ
یہ ہے کہ ہم نے سلطان القلم
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا
ہے۔ اس لئے ایک مبلغ کے لئے
بھی تحریر و تقریر میں مہارت حاصل
کرنا ضروری ہے۔ تحریر کے ذریعہ
مخالفین کے گندے لٹریچر کا عقلی اور
نقلی دلائل کے ساتھ بہترین پیرائے
میں اخلاق کے دائرے میں رہتے
ہوئے جواب دینا ہوتا ہے۔ کیونکہ
مخالفین کے گندے لٹریچر کا جواب
دینا "مطالبات تحریک جدید" میں
بھی شامل ہے اور پھر اس کے ساتھ
اپنے مافی الضمیر کو دوسروں تک پہنچانے
اور ان کے دل موہ لینے کے لئے اپنے
انداز بیان کو بہتر بنانا بھی ضروری
ہے کیونکہ ایک فصیح البیان مقرر کے
الفاظ میں کشش زیادہ ہوتی ہے۔

۳۔ تیسری بات یہ ہے کہ سادہ زندگی
بسر کریں اس لئے بھی کہ یہ مطالبات
تحریک جدید میں سے پہلا مطالبہ
ہے کہ کھانے پینے، لباس اور رہائش
میں سادگی ضروری ہے۔
(کتاب مطالبات تحریک جدید)

۴۔ جس جگہ رہیں وہاں کے لوگوں کے
ساتھ میل ملاپ رکھنا لازمی امر ہے
ان کے دکھ درد میں نیز خوشی میں شریک
ہونا چاہیئے۔ پیغام احمدیت لوگوں میں
پہنچانے اور ان کے ذہنوں میں چھائے
ہوئے غلط تصورات کو ختم کرنے کا یہ
بہترین ذریعہ ہے ایک مبلغ اس طرح
تھوڑی سی کوشش سے کئی مواقع پیدا
کر سکتا ہے اور اپنا نصب العین لوگوں
کو بتا سکتا ہے جو شخص گھبرائے
خواہ وہ کوئی ہو اس کے ساتھ مسکرا کر ملنا
اور اس کی تکلیف کو (اپنی استطاعت
کے مطابق) دور کرنا چاہیئے۔ اس طرح
انسان دوسرے کے دل پر ایک گہرا اثر
چھوڑتا ہے۔

۵۔ اگر واقفین کو بیرون ممالک تبلیغ
کے لئے بھیجا جائے تو ان پر اور زیادہ
ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ ایسے
لوگوں میں گھرے ہوتے ہیں جو معاشرتی
ثقافتی، مذہبی لحاظ سے ہم سے مختلف
ہوتے ہیں۔ ان کو اسلام کے جھنڈے
تلے جمع کرنے کے لئے ان کے سامنے اعلیٰ
قسم کا نمونہ پیش کرنا ضروری ہے۔ وہ
کردار کو ہی مدنظر رکھتے ہیں جس سے
وہ اس شخص کی بیان کردہ باتوں کا موازنہ
کرتے ہیں کہ یہ خود ان پر کتنا عمل کرتا ہے

۶۔ ایک واقف کے لئے سب سے
ضروری بات دعا ہے تدبیر کے ساتھ
ساتھ دعا کرنا نہایت ہی ضروری ہے
خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ
لَكُمْ ..... (مومن: ۶۱)

۷۔ اور توکل علی اللہ بھی ہونا چاہیئے
یعنی جو ملے اس پر قناعت کرے اور جو کمی
رہ جائے وہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرے
اور یقین رکھے کہ خدا اس کمی کو پورا کرے گا

۸۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
یہ ایک واقف وہ بیش بہا خزانہ پا سکتا
ہے جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے کیونکہ
حضرت مسیح موعودؑ نے وہ تمام باتیں بیان
کر دی ہیں جو حالات حاضرہ کے لئے
مشعل راہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ اور ان کا
علم ہونا ضروری ہے۔

۹۔ خلافت راشدہ احمدیہ سے وابستگی
ایک لازمی امر ہے اور خلیفۂ وقت کی ہر
آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس پر
عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

۱۰۔ قرآن مجید جو ایک تشریعی
کتاب ہے اس کے اصولوں کو سمجھنا
نہایت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ ہم نے
اس پاک تعلیم کو دوسروں کے سامنے پیش
کرنا ہے اور اگر خدا تعالیٰ توفیق دے
تو اس کی مختلف زبانوں میں جو کہ
رائج الوقت ہیں تراجم کرنے کی کوشش
کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم
سب کو اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داریاں
نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔
(آمین)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی ہمشیرہ امتہ الجمیل صاحبہ نیکوی
ایریا ربوہ تقریباً ۲۰ دن سے بعارضہ ٹائیفائڈ
بیمار ہیں۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست
دعا ہے۔ (ضیاء اللہ مبشر متعلم
درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

خاکسار کی والدہ صاحبہ علیل ہیں۔
احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں
(انور غنیم علوی ایڈووکیٹ
قائد خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا گوٹن برگ میں ورود مسعود (بقیہ صفحہ ۲)

مقامی احباب (پاکستانی اور ڈینش) کے علاوہ ناروے، گوٹن برگ اور مالمو سے بھی کئی دوست حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔

انگریزی میں خطاب

حضور نے سات بجے شام مسجد نصرت جہاں میں انگریزی میں خطاب فرمایا۔ حضور کی تقریر سے قبل مکرم سوینڈ ہینسن صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی اور ڈینش میں اس کا ترجمہ کیا۔ اور پھر ڈینش زبان ہی میں حضور کو خوش آمدید کہا اور اس بات پر نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ حضور نے بنفس نفیس کوپن ہیگن تشریف لا کر برکت بخشی ہے اور پھر آخر میں یہ درخواست کی کہ حضور اپنے ارشادات سے مستفید فرمائیں۔

حضرت اقدس نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے اور فتنہ و فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اسلام کے معنے ہیں اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے۔ قرآن کریم میں کم و بیش سات سو احکام بیان ہوئے ہیں ان سب پر عمل کرنا ضروری ہے لیکن ان احکام کے ذریعہ انسان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں کیا گیا۔ یہ احکام انسان کی بہتری کیلئے دیئے گئے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی خداداد طاقتوں کی صحیح اور کامل نشوونما کرے اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز میں توازن کا اصول قائم کیا ہے۔ انسان کی خوراک بھی متوازن ہونی چاہیئے تاکہ اس کی جسمانی طاقت کی صحیح نشوونما ہو۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہر وہ چیز پیدا کر دی ہے جو انسانی قوتوں کی نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ اگر اسے وہ چیز نہیں ملتی تو سوسائٹی میں کوئی ہے جو اسے غصب اور ظلم سے محروم کرنے والا ہے۔

آپ نے قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا امیر اور غریب دونوں کا خدا ایک ہے اسلئے وہ مالدار کے اموال میں ضرورتمند اور محروم کا حصہ مقرر کرتا ہے۔ اگر وہ اسے نہیں دیتا تو یہ حکومت کا کام ہے کہ اسے لے کر دے تاکہ وہ بھی اپنی طاقتوں کی نشوونما کر سکے۔ حضور نے تفصیل سے بتایا کہ مغربی سوسائٹی میں کسی کو یہ پتہ نہیں کہ انسان کے حقوق کیا ہیں۔ بے شک ہڑتالوں کے نتیجہ میں لوگوں کی تنخواہوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے لیکن اس کے باوجود معاشرہ بدستور بے اطمینانی کا شکار ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر ۵۰ کرونے (سیکنڈے نیویا کا سکہ) اضافہ کرتا ہے تو جس آدمی کا پانچ افراد کا کنبہ ہے اس کی تنخواہ میں ۲۵۰ کرونے اضافہ ہونا چاہیئے۔

حضور نے اپنی تقریر کے آخر میں انسان کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتوں کی بدرجہ بدرجہ نشوونما کے متعلق اسلامی تعلیم بیان کرنے کے بعد فرمایا اہل مغرب کی بہتری اور بھلائی اسی میں ہے کہ وہ اسلام قبول کرلیں۔

مکرم عبدالسلام میڈسن نے حضور کی تقریر کا ڈینش میں خلاصہ بیان کیا۔ پاکستانی اور ڈینش احباب کے علاوہ ۵ غیر از جماعت اور غیر مسلم حضرات بھی حضور کی تقریر سننے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک دوست جو مصر کے رہنے والے ہیں اور کئی سال سے کوپن ہیگن میں مقیم ہیں اور ہماری مسجد میں نمازیں پڑھنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ انہوں نے حضور سے روزہ کے اوقات کے بارہ میں سوال کیا۔ حضور نے فرمایا کسی اسلامی ملک کے مشورہ پر عمل کریں۔ وہ کہنے لگے کہ وہ تو یہاں کے اوقات کے مطابق یعنی اگر دن ۲۲ گھنٹے کا ہو تو تب بھی ۲۲ گھنٹے کا روزہ رکھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا تو پھر آپ ان کے مشورہ پر عمل نہ کریں۔ بعد میں انہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی حضور کی اقتداء میں پڑھیں۔ نماز کے بعد حضور نے ان سے فرمایا یہاں شفق زیادہ تک رہتا ہے اس میں تو Adjustment ہو سکتی ہے لیکن سورج کے طلوع اور غروب کے درمیانی عرصہ میں نہیں ہو سکتی۔

(باقی)

ضروری اطلاع

میرے والد خواجہ عبداللہ جان ولد خواجہ تاج الدین صاحب مرحوم بروز جمعرات مورخہ ۱۳ ... ۱۹۷۸ء بمنشائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اگر کسی دوست نے ان سے کوئی رقم لینی ہو تو ان کی تحریر دکھا کر مجھ سے لے سکتے ہیں۔

خواجہ بشارت احمد
سبزی مرچنٹ
رحمت بازار۔ ربوہ

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرم ظہور احمد صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مرزا غلام احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۵/۱۱ واقع محلہ دارالیمن ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے والد مرحوم کے درج ذیل ورثاء بھی ہیں (۱) منظور احمد صاحب (۲) ارشد نسیم صاحب پسران مرحوم (۳) خورشید بیگم صاحبہ (۴) زبیدہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔ قطعہ مذکورہ بالا ہم تین بھائیوں کے نام منتقل کئے جانے پر ہماری دونوں ہمشیرگان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ قطعہ ۱۵/۱۱ واقع محلہ دارالیمن ربوہ منظور احمد صاحب، ارشد نسیم صاحب اور میرے نام بحصہ مساوی مشترکہ طور پر منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔ نہ تو مرحوم موصی تھے اور نہ ہی ورثاء مرحوم میں سے کوئی موصی ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب B-1-19 نزد چاندنی چوک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری احمد الدین صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۳/۶ واقع محلہ دارالحمد مشترکہ طور پر عبدالحمید صاحب عبدالمجید صاحب محمد الدین صاحب اور میرے والد صاحب مرحوم کے نام مشترکہ طور پر الاٹ ہے پلاٹ مذکورہ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین ۱۰ مرلہ کا ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل ورثاء بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) امۃ القیوم صاحبہ (۲) ارشاد بیگم صاحبہ بیوگان مرحوم (۳) نسرین کوثر صاحبہ (۴) تسنیم کوثر صاحبہ (۵) نگہت سلطانہ صاحبہ (۶) عالیہ تنویر صاحبہ (۷) شازیہ نورین صاحبہ (۸) سعدیہ نورین صاحبہ دختران مرحوم۔ خالد محمود صاحب۔ طارق محمود صاحب پسران مرحوم۔ عالیہ تنویر صاحبہ، شازیہ نورین صاحبہ، سعدیہ نورین صاحبہ نابالغ ہیں۔ بالغ ہونے پر اگر یہ اپنے شرعی حصہ کا مطالبہ کریں تو محمد الدین صاحب ساکن ٹوبہ ٹیک سنگھ ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ مرحوم موصی نہیں تھے اور ورثاء مرحوم میں سے بھی کوئی موصی نہیں۔ استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا اے میرے رب میرے علم کو بڑھا (القرآن الحکیم) ٭ علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے (فرمان رسول اکرمؐ)

سو بی اے ترکھان ہو تو ایم اے لوہار ہو ٭ پھر دیکھئے کہ ملک میں کیسی بہار ہو

بیکار مت بیٹھئے ...... نسیم (رجسٹرڈ) ...... کوئی ہنر سیکھئے

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اب آپ کو ۴ ہنر سکھاتا ہے!

کورس	مدت	فیس	کورس	مدت	فیس
۱۔ اسٹیل فکسر (سٹیل بار بائینڈر اور سٹیل ایریکٹر)	۲ ہفتے	۱۰۰ روپے	۳۔ پائپ فٹر	۳ ہفتے	۱۵۰ روپے
۲۔ شٹرنگ کارپینٹر	۲ ہفتے	۱۰۰ روپے	۴۔ کنسٹرکشن فورمین	۴ ہفتے	۲۵۰ روپے

٭ کنسٹرکشن فورمین کی کلاس ہر ماہ کی ۱۷ تاریخ کو شروع ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ تمام طلباء کو عربی فری پڑھائی جاتی ہے۔ نیز اپنی قیمتی دستاویزات کا عربی ترجمہ ہم سے کروائیے۔

٭ ریکروٹنگ ایجنسیاں اپنے ٹریڈ ٹیسٹ از قسم راج، سٹیل فکسر، شٹرنگ کارپینٹر، پائپ فٹر، ڈیزل مکینک و ڈرائیور کے ٹریڈ ٹیسٹ ہم سے کروائیں۔ پراسپیکٹس جوابی لفافہ بھیج کر مفت منگوائیں۔

احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۰ % رعایت

باہر کے طلباء کے لئے رہائش کا معقول انتظام ہے!

نسیم سٹیل فکسر ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ)

بازار لال کھوہ۔ نزد ناصر گڈی فروش اندرون موچی گیٹ لاہور۔ فون نمبر 60540 - 55411

برانچ:- 65/A کشمیر روڈ۔ نزد جی ٹی ایس بس سٹینڈ۔ صدر راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ کرامؓ کی بے مثال قربانی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مالوں کا تو کیا ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا۔ حتی کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط اور شرح کے مطابق اور حضرت عثمانؓ نے اپنی طاقت اور حیثیت کے مطابق۔ علیٰ ہٰذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہؓ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الٰہی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔"

(اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۳-۵۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرامؓ کی مثال اس لئے پیش فرمائی ہے تاکہ ہم ان کے مقدس اسوہ پر عمل پیرا ہوں۔ احبابِ جماعت از راہِ کرم مالی قربانی کے معیار کو صحابہ کرامؓ کی قربانی کے معیار تک پہنچانے کے لئے پوری جدوجہد سے کام لیں تاکہ ہم صحیح معنوں میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے حق میں دعاؤں کے مصداق بنیں جو حضور علیہ السلام نے ہم کو دیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کرنے اور حقیقی رنگ میں صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں چندہ دینے والے اصحاب

مبلغ ۳۰۰ روپے یا اس سے زائد رقم تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں ادا کرنے والے مخلص حضرات کی قسط نمبر ۱۹ درج ذیل ہے۔ گیسٹ ہاؤس کی عمارت پر نصب ہونے والی سنگ مرمر کی یادگار تختیوں پر ایسے تمام حضرات کے اسماء گرامی کندہ کروائے جا رہے ہیں۔ جو احباب اپنے یا اپنے والدین یا فوت شدہ عزیز و اقارب کے نام ان یادگار تختیوں پر محفوظ کروانا چاہتے ہوں ان کے لئے موقع ہے کہ مبلغ ۳۰۰ روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرما کر اس کارِ خیر میں شامل ہوں اور آنے والی نسلوں کے لئے یادگار چھوڑ جائیں۔

۱۔ مکرم چوہدری غلام علی صاحب مرحوم منجانب بنت صغراں بیگم صاحبہ فتح گڑھ ضلع سیالکوٹ۔	۳۰۰/-
۲۔ " چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم صحابی ادرحمہ والے منجانب پسر چوہدری مولا بخش صاحب۔ ربوہ	۳۰۱/-
۳۔ " شیخ جلال الدین صاحب مرحوم دھرم کوٹ بگہ منجانب بیگم ملک رشید احمد صاحب۔ کراچی	۳۰۰/-
۴۔ " چوہدری محمد خان صاحب مرحوم منجانب پسر چوہدری شریف احمد صاحب ایس ڈی او۔ کھاریاں	۳۰۰/-
۵۔ " ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب۔ کھاریاں	۳۰۰/-
۶۔ " چوہدری محمد تقی صاحب۔ اراضی یعقوب سیالکوٹ شہر	۳۱۳/-
۷۔ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ اہلیہ چوہدری محمد تقی صاحب سیالکوٹ شہر	۳۱۳/-
۸۔ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " "	۳۱۳/-

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ربوہ مسجد اقصیٰ کے عقب میں جنوبی جانب

دار الرحمٰن

(فوری رجسٹری فوری قبضہ کی بنیاد پر)

با موقع۔ ایک کنال۔ دس مرلہ کے پلاٹس نہایت مناسب قیمت پر خریدنے کے لئے رجوع فرمائیں

بلال اسٹیٹ رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر

ٹیلیفون دفتر ۵۰۸ ربوہ فون رہائش ۲۰۵

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہم نے ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کی توحید اور جلال قائم کرنا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی مخالفت کے بچہ کا خروج ہو چکا ہے اور اب وہ بالغ ہو کر پورے جوش اور قوت میں ہے۔ اس لئے اس کو تباہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے آسمان سے ایک حربہ نازل کیا اور اس مکروہ شرک کو جو اندرونی اور بیرونی طور پر پیدا ہو گیا تھا دور کرنے کے لئے اور پھر خدا تعالیٰ کی توحید اور جلال قائم کرنے کے واسطے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۳)

اسلام کی مخالفت کو غیر مسلم ممالک میں ہمیشہ کے لئے ختم کرنے اور خدا تعالیٰ کی توحید اور ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو قائم کرنے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی مہم جاری کی گئی ہے اسے کامیاب بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دعائے مغفرت

میرے خسر محترم محمد صدیق صاحب میر امرتسری ۶۲ مزنگ روڈ لاہور ۳۰ جولائی ۱۹۷۸ء کو تین بجے بعد دوپہر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۸۵ سال کی عمر پائی۔ خدا کے فضل سے موصی تھے اس لئے آپ کے بیٹے عزیز محمد فاروق میر ۳۱ جولائی کو آپ کی میت ربوہ لائے جہاں دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں مکرم مولانا سید احمد علی صاحب نائب اصلاح و ارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اور استقامت کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کرنا۔ بیواؤں اور یتامیٰ کی خبر گیری کرنا اور خدمتِ خلق پر ہر آن کمربستہ رہنا آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت شیخ حبیب الرحمٰن صاحبؓ رئیس حاجی پور کپورتھلہ سے تعلق کی بنا پر (جو قدیم اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے) ۱۹۲۲ء میں آپ احمدی ہوئے جس کے بعد اخلاص میں ترقی کرتے چلے گئے۔ امرتسر کی جماعت میں سیکرٹری ضیافت اور پھر لاہور کے حلقہ مزنگ کے سیکرٹری مال و سیکرٹری اصلاح و ارشاد رہے۔ علمی ذوق رکھتے تھے تبلیغ کی غرض سے بائیبل کی بہت سی آیات زبانی یاد کر رکھی تھیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے اور مرحوم کے بیٹے اور جملہ عزیز ان کو مرحوم کے نمونہ کو اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(خاکسار عبدالمنان ناہید۔ ۶۲ مزنگ روڈ لاہور)

نئے لکھنے والوں کے لئے شاندار مستقبل

ایک میگزین کے لئے ہر شہر و ضلع میں اندرون و بیرون ملک اہل قلم حضرات کا تعاون درکار ہے۔ نئے لکھنے والوں کے لئے صحافت میں مستقبل بنانے کے شاندار مواقع موجود ہیں اس پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

ایم۔ اے۔ ملوری معرفت المنصور بنی چوک راولپنڈی